Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۴۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

یوم منگل

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۳۰ پیسے

جلد ۶۶/۳۱	۲۶ صفر ۱۳۹۷ھ ۱۵ تبلیغ ۱۳۵۶ ہش ۱۵ فروری ۱۹۷۷ء	نمبر ۳۷

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۱۵ تبلیغ ۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمدللہ

احبابِ جماعت التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے، ہمیشہ اپنی حفاظتِ خاص میں رکھے اور اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

ربوہ ۱۵ تبلیغ ۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارے میں محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب مطلع فرماتے ہیں کہ:۔

بے چینی اور کمزوری کی تکلیف ہے۔

احبابِ جماعت خاص توجہ اور درد و الحاح کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا کو کامل شفا عطا فرمائے اور آپ کے مبارک اور قیمتی وجود کو تادیر سلامت رکھے آمین

لنڈن (بذریعہ کیبل گرام)

مکرم بشیر احمد صاحب رفیق امام مسجد لنڈن بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں کہ محترم سیّد اقبال شاہ صاحب بعارضہ ہائی بلڈ پریشر بہت بیمار ہیں۔ انہیں بغرض علاج ہسپتال میں داخل کیا گیا ہے۔ احبابِ جماعت خاص توجہ اور درد سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے محترم شاہ صاحب موصوف کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

مکرم مقصود احمد خان صاحب واقفِ زندگی حال مقیم کراچی کی اہلیہ ساجدہ بیگم صاحبہ (جو محترم شیخ غلام حسنین صاحب مرحوم کی صاحبزادی ہیں) ہائی بلڈ پریشر اور ضعفِ قلب کی وجہ سے اچانک بہت بیمار ہو گئی ہیں۔ احبابِ جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے فضل سے صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین۔

پروفیسر عرفان صادق ایم۔ ایس سی جو حضرت میاں عبدالمجید صاحب صحابی کے پوتے اور حضرت میاں چراغدین صاحب رئیس لاہور کے پڑپوتے ہیں نصرت جہاں سکیم کے تحت احمدیہ سیکنڈری سکول امیشہ نائیجیریا کے پرنسپل مقرر ہوئے ہیں۔ احبابِ جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ برخوردار کو وہاں خیریت سے رکھے عظیم الشان کامیابیوں سے سرفراز فرمائے اور خدمتِ دین کی زیادہ سے زیادہ توفیق عطا فرمائے۔

محمد صادق ایم۔ اے
12-D ۔ ماڈل ٹاؤن۔ لاہور

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

مبارک وہی دن ہے، جو خدا تعالیٰ کی محبت اور وفا میں گزرے

اگر انسان صادق اور وفادار نہیں تو اس کے اعمال کچھ بھی قیمت نہیں رکھتے

"صادقوں کے لئے کیسی مشکلات اور مصائب کا سامنا ہوتا ہے اور کیسی مشکل گھڑیاں ان پر آتی ہیں مگر باوجود مشکلات کے ان کی قدر شناسی کا بھی ایک دن مقرر ہوتا ہے۔ اس وقت ان کا صدق روزِ روشن کی طرح کُھل جاتا ہے اور ایک دُنیا ان کی طرف دوڑتی ہے... زندگی کے یہ دن بہرحال گزر ہی جاتے ہیں اور اکثر بہائم کی طرح زندگی گزارتے ہیں لیکن مبارک وہی دن ہے جو خدا تعالےٰ کی محبّت اور وفا میں گزرے۔ فرض کرو کہ ایک شخص کے پاس لطیف اور عمدہ غذائیں کھانے کے لئے اور خوبصورت بیویاں ہیں اور عمدہ عمدہ سواریاں سوار ہونے کو رکھتا ہے۔ بہت سے نوکر چاکر ہر وقت خدمت کے لئے حاضر رہتے ہیں مگر ان سب باتوں کا انجام کیا ہے؟ کیا یہ لذتیں اور آرام ہمیشہ کے لئے ہیں؟ ہرگز نہیں۔ ان کا انجام آخر فنا ہے۔ مردانہ زندگی یہی ہے کہ اس زندگی پر فرشتے بھی تعجّب کریں۔ وہ ایسے مقام پر کھڑا ہو کہ اس کی استقامت، اخلاص اور وفاداری تعجّب خیز ہو۔ خدا تعالیٰ نامرد کو نہیں چاہتا۔ اگر زمین و آسمان بھی ظاہری اعمال سے بھر دیں لیکن ان اعمال میں وفا نہ ہو تو ان کی کچھ بھی قیمت نہیں۔ کتاب اللہ سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ جب تک انسان صادق اور وفادار نہیں ہوتا اُس وقت تک اس کی نمازیں بھی جہنّم ہی کو لے جانے والی ہوتی ہیں۔ جب تک پورا وفادار اور مخلص نہ ہو ریاکاری کی جڑ اندر سے نہیں جاتی۔ لیکن جب پورا وفادار ہو جاتا ہے اُس وقت اخلاص اور صدق آتا ہے اور وہ زہریلا مادہ نفاق اور بزدلی کا جو پہلے پایا جاتا ہے دُور ہو جاتا ہے"۔

(ملفوظات جلد ششم صـ ۲۶۲، صـ ۲۶۳)

پبلشر: مسعود احمد ۔ پرنٹر: سید عبدالحی ۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقامِ اشاعت:۔ دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۱۵ ؍تبلیغ ۱۳۵۶ ہش

۱۵ ؍فروری ۱۹۷۷ء

نئی زمین اور نئے آسمان کی تخلیق کا وعدہ

یوں تو ہر مامور من اللہ اور اس کے متبعین کی شدید مخالفت کی گئی اور ان کے مخالفین نے انہیں ایذا دینے اور ان پر ظلم ڈھانے میں اپنی طرف سے کوئی کسر اُٹھا نہ رکھی لیکن کفارِ مکّہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے خلاف ظلم کا جو بازار گرم کیا اور اس پر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیرِ ہدایت صحابہ کرامؓ نے صبر کا جو انتہائی ارفع و اعلیٰ نمونہ دکھایا تاریخِ عالم اس کی مثال پیش کرنے سے قاصر ہے۔ ان کے اِس عدیم النظیر نمونہ پر خود مستشرقینِ یورپ بھی حیرت و استعجاب کا اظہار کئے بغیر نہیں رہتے۔ سر ولیم میور نے بھی اپنی کتاب "لائف آف محمد" میں اِس پر کچھ کم حیرت کا اظہار نہیں کیا ہے۔ اُس نے لکھا ہے کہ قریشِ مکّہ نے فیصلہ کر لیا تھا کہ اس نئے مذہب (یعنی اسلام) کو صفحۂ دُنیا سے مٹا دیا جائے اور اس کے متبعین کو بزور اسے ترک کرنے پر مجبور کر دیا جائے اور جب قریشِ مکّہ کی طرف سے ایک دفعہ مخالفت شروع ہوئی تو پھر دن بدن ان کی طرف سے ایذا رسانی کا سلسلہ بڑھتا ہی چلا گیا اور ان کی آتشِ غضب کا یہ عالم تھا کہ تھمنے میں ہی نہ آتی تھی۔

یہ امر تو ظاہر و باہر ہے کہ انتہائی شدید ایذا رسانیوں اور ستم رانیوں کے باوجود صحابہ کرامؓ کی طرف سے صبر کا انتہائی عدیم النظیر نمونہ پیش کرنے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی انتہائی پُرکشش شخصیت اور آپؐ کی بے نظیر قوتِ قدسیہ کا بہت دخل تھا اور صحابہؓ آپؐ کے ساتھ محبت و عشق کے بے پناہ جذبہ کے تحت آپؐ کی خاطر بڑی سے بڑی تکلیف اٹھانے اور انسانیت سوز مظالم کو برداشت کرنے کے لئے ہر دم تیار رہتے تھے حتیٰ کہ انھوں نے اس راہ میں اپنی جانیں تک قربان کرنے سے دریغ نہیں کیا باایں ہمہ اِسی ضمن میں ایک اَور امر بھی ان کے لئے مسلسل تقویتِ ایمان کا موجب ثابت ہو رہا تھا اور وہ یہ کہ عین اُس زمانہ میں جبکہ کفارِ مکّہ نے مسلمانوں کو انسانیت سوز مظالم کا تختۂ مشق بنانے میں انتہا کر رکھی تھی اللہ تعالیٰ بارش کی طرح نازل ہونے والی وحی کے ذریعہ مسلمانوں کو بار بار یہ تسلی دے رہا تھا کہ تمہارے مخالف تمہارے خلاف کتنے ہی متحد کیوں نہ ہو جائیں اور تمہاری ظاہری کسمپرسی سے فائدہ اٹھاتے ہوئے تمہارے خلاف کتنی ہی طاقت کیوں نہ جمع کر لیں ہوگا وہی جو خدا نے چاہا ہے اور اُس نے یہی چاہا ہے کہ صحابہؓ کی غریب اور مفلوک الحال جماعت کے ذریعہ اسلام دُنیا میں غالب آئے اور اس کے نہ ماننے والوں کے بڑے سے بڑے منصوبے بھی خاک میں ملا کر رکھ دئے جائیں۔ چنانچہ مظالم سہنے کے دوران بھی خدا کی طرف سے برابر ان کے کانوں میں یہ آواز آ رہی تھی کہ:۔

(۱) وَكَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ (الروم آیت ۴۸)

ترجمہ:۔ اور مومنوں کی مدد کرنا ہمارا فرض ہے۔

(۲) حَقًّا عَلَيْنَا نُنْجِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ (یونس آیت ۱۰۴)

ترجمہ:۔ ہمارے ذمّہ (خود اپنا قائم کیا ہوا) ایک حق ہے کہ ہم مومنوں کو ضرور بچا لیا کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کی طرف سے ملنے والی اِن تسلیوں اور حتمی وعدوں کے پیشِ نظر صحابہ کرامؓ اِس حقیقت سے اچھی طرح باخبر تھے کہ دُکھ اور مصائب برداشت کرنے اور ظلم سہنے کا یہ زمانہ اپنی تمام تر شدت اور انتہا درجہ کی شقاوت کے باوجود بہرحال عارضی ہے۔ یہ طول کھینچ سکتا ہے لیکن اسے دوام کبھی حاصل نہیں ہو سکتا، حالات ضرور بدل لیں گے اور خدائی وعدے بہرحال پورے ہو کر رہیں گے۔ اِس بات پر انہیں اتنا پختہ یقین تھا کہ ان کے یقین کی اِس پختگی کے آگے پہاڑ بھی ہیچ تھے۔ اِسی لئے وہ مکّی زندگی کے دَور میں مسلسل بارہ سال تک ظلم سہنے اور نت نئے مظالم کا تختۂ مشق بنتے چلے گئے۔

اللہ تعالیٰ نے ان سے یہی وعدہ نہیں کیا تھا کہ وہ انہیں ضرور ان مظالم سے نجات دیگا اور اپنی غیر معمولی تائید و نصرت سے نوازے گا بلکہ وہ ساتھ کے ساتھ انہیں حوصلہ دلا رہا اور تسلی پر تسلی دے رہا تھا کہ مخالفینِ حق، حق کو مٹانے کے لئے خواہ کیسے ہی مہیب اور خطرناک منصوبے کیوں نہ بنائیں اور کیسے ہی ظالمانہ اقدامات کیوں نہ عمل میں لائیں خدا تعالیٰ ان کے ان منصوبوں کو بے اثر بنا کر حق کے پھیلنے اور اس کے غالب آنے کے سامان کرتا چلا جائے گا مثال کے طور پر اللہ تعالیٰ نے انہیں تسلی دیتے ہوئے فرمایا:۔

وَقَدْ مَكَرُوْا مَكْرَهُمْ وَعِنْدَ اللّٰهِ مَكْرُهُمْ ۭ وَاِنْ كَانَ مَكْرُهُمْ لِتَزُوْلَ مِنْهُ الْجِبَالُ ۝ فَلَا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ مُخْلِفَ وَعْدِهٖ رُسُلَهٗ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ ذُو انْتِقَامٍ ۝ يَوْمَ تُبَدَّلُ الْاَرْضُ غَيْرَ الْاَرْضِ وَالسَّمٰوٰتُ وَبَرَزُوْا لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ ۝

(ابراہیم آیات ۴۷ تا ۴۹)

ترجمہ:۔ اور (یہ لوگ) اپنی (ہر ایک) تدبیر عمل میں لا چکے ہیں اور ان کی (ہر) تدبیر اللہ کے ہاں (محفوظ) ہے اور خواہ ان کی تدبیر ایسی ہو کہ اس کے نتیجہ میں پہاڑ (بھی اپنی جگہ سے) ٹل جائیں (یہ تمہارا کوئی نقصان نہیں کر سکتے) پس (اے مخاطب) تُو اللہ کو اپنے رسولوں سے اپنے وعدہ کے خلاف (معاملہ) کرنے والا ہرگز نہ سمجھ۔ اللہ یقیناً غالب (اور بُرے کاموں کی) سزا دینے والا ہے (اور وہ دن ضرور آنے والا ہے) جس دن زمین و آسمان بدل کر دوسرے زمین و آسمان قائم کئے جائیں گے اور یہ (لوگ) اللہ کے سامنے ہوں گے جو واحد (اور ہر ایک چیز پر) کامل غلبہ رکھنے والا ہے۔

یہ تسلی اور یہ وعدہ اُس خدا کی طرف سے تھا جسے ہر قدرت اور طاقت حاصل ہے جس کے لئے کوئی بات انہونی نہیں اور جو عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ ہے اور لَا يُخْلِفُ الْمِيْعَادَ اس کی ایک ازلی ابدی صفت ہے۔ اُس نے اپنے اِس وعدہ کو پورا کیا اور اِس شان سے پورا کیا کہ کفارِ مکّہ کے وہ منصوبے جو لِتَزُوْلَ مِنْهُ الْجِبَالُ کے مصداق تھے ریزہ ریزہ ہو کر رہ گئے اور عرب کی سرزمین میں ایک ایسا انقلابِ عظیم برپا ہوا کہ گویا وہاں نئی زمین اور نیا آسمان معرضِ وجود میں آ گیا۔ حق غالب آیا اور اِس شان سے غالب آیا کہ بتوں کی پرستش کرنے والے توحیدِ خالص کے ایسے متوالے بنے کہ ایک دُنیا کو مرکزِ توحید پر لا جمع کرنے کا وسیلہ بنے۔

ازلی ابدی خدا کی طرف سے حق کو دُنیا میں غالب کرنے کا یہ وعدہ ایک ازلی ابدی وعدہ ہے وہ پہلے بھی اسے پورا کرتا رہا ہے اور آئندہ بھی کرتا چلا جائے گا۔ حق کے ایک دفعہ مغلوب ہو جانے کے بعد وہ نئی زمین اور نیا آسمان ضرور بناتا ہے اور وہ دن ضرور لاتا ہے جو يَوْمَ تُبَدَّلُ الْاَرْضُ غَيْرَ الْاَرْضِ وَالسَّمٰوٰتُ وَبَرَزُوْا لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ کا مصداق ہوتا ہے۔

دِل قطرۂ خون ہے کہ سمندر

سینہ سُلگتا رہتا ہے اکثر
دل میں ابھی تک ہے کوئی اخگر

کر نذر ان کی اِمشب پرو کر
اشکوں کے گوہر اے دیدۂ تر!

ٹوٹے ہوئے دِل جوڑ سکے جو
ایسا بھی کوئی ہے آئینہ گر

آتے ہیں لمحے وہ بھی سفر میں
ہوتا ہے رہرو آپ ہی رہبر

اس کی یہ وقعت! اس کی یہ وسعت!
دل قطرۂ خون ہے کہ سمندر

کس نے کہا تھا کس نے سُنا تھا
حکم فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ

مَیں تشنہ لب ہوں، مَیں تشنہ لب ہوں
ساقئ کوثر! ساقئ کوثر!

عبد المنان ناہید

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آرہا ہے اس طرف احرار یورپ کا مزاج

ایک عظیم الشان پیشگوئی جو حرف بحرف پوری ہوتی نظر آرہی ہے

مکرم مولوی بشیر احمد صاحب زاہد سیالکوٹ شہر

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس زمانے میں مبعوث ہوئے تھے جب چمنستان اسلام پر باطل کی ایمان سوز ہوائیں مسلط ہو چکی تھیں اور کفر و ضلالت کی طاغوتی طاقتیں دین حق کو مٹانے کے لئے سرگرم عمل تھیں مگر مسلمان جو محافظ حقیقی کی طرف سے عالم اسباب و وسائط میں اس کی حفاظت پر مامور تھے ان کی بے بسی اور درماندگی کا یہ عالم تھا کہ ان کے علمبرداران قیادت علی الاعلان اپنے جلسوں میں یہ گا رہے تھے ؎

وہ بیمار قریب مرگ ہے اسلام واویلا
مسیحا کوئی نہیں ہے جس کی امید شفا باقی

(رپورٹ محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس ۱۸۹[illegible]ء)

اور تو اور — مد و جزر اسلام کا مشہور قلمکار بھی جب اسلام کے تابناک دور کی جلوہ سامانیوں اور علم و ہدایت کی نور افشانیوں سے ماہ و خورشید کو شرماتا ہوا اس بھیانک عہد تک پہنچا تھا تو اس کا موئے قلم بھی اسلام کو ایک باغ ویران سے تشبیہ دینے کے سوا اور کوئی رنگ اس کی تصویر میں نہ بھر سکا ؎

پھر اک باغ دیکھے گا اجڑا سراسر
جہاں خاک اڑتی ہے ہر سو برابر
نہیں تازگی کا کہیں نام جس پر
ہری ٹہنیاں جھڑ گئیں جس کی جل کر
نہیں پھول پھل جس میں آنے کے قابل
ہوئے روکھ جس کے جلانے کے قابل
یہ آواز پیہم وہاں آ رہی ہے
کہ اسلام کا باغ ویراں یہی ہے

پھر ایک اور جگہ کہتا ہے ؎

"چمن میں ہوا آ چکی ہے خزاں کی
پھری ہے نظر دیر سے باغباں کی
صدا اور ہے بلبل نغمہ خواں کی
کوئی دم میں رحلت ہے اب گلستاں کی"
(مسدس حالی ص۳۰)

آہ! یہ وہ بھیانک اور پُرآشوب زمانہ تھا جب چمنستان اسلام میں بادِ خزاں ڈیرے ڈالے تھی اور بلبل نغمہ خواں اس کے بلند قامت درخت پر بیٹھی یہ صدا دے رہی تھی کہ یہ وہ باغ ہے جس سے دیر ہوئی کہ باغباں کی نظر پھر چکی ہے اور اب کوئی دم میں اس کی رحلت مقدر ہے۔ اور وہ وقت نزدیک ہے جب اس کے روکھ جلانے کے کام آئیں گے۔

یقیناً بلبل نغمہ خواں کی یہ صدا حقیقت میں دینِ اسلام کا انتہائی دلگداز اور جگر سوز مرثیہ تھا جو اس امر کا واضح ثبوت تھا کہ اس زمانے میں مسلمان اسلام کے روشن اور تابناک مستقبل سے بالکل مایوس ہو چکے تھے اور وہ دیگر مذاہب کے پُرخطر حملوں سے لرزہ براندام ہو کر یہ یقین کئے بیٹھے تھے کہ اب اسلام کو گذشتہ شان و شوکت اور عظمت و دولت نصیب نہیں ہو سکتی۔

لیکن حقیقت میں یہی وہ مبارک زمانہ تھا جب خداوند اسلام کی غیرت جوش میں آ چکی تھی اور وہ دنیا میں اس عظیم الشان آدمی کو مبعوث فرما چکا تھا جس کے متعلق صدیوں پیشتر یہ کہا گیا تھا کہ جب اسلام کسمپرسی اور بے کسی کے عالم میں ہوگا اور عیسائیت کے حملے اسکے حصن حصین کو چکنا چور کرنے کے درپے ہوں گے تو وہ جلوہ آرا ہو کر عیسائیت کے طلسم کو پاش پاش کرے گا اور اسلام کو دنیا میں سربلند اور سرفراز کر دکھائے گا

بے شک حضرت مرزا غلام احمد المسیح الموعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ عظیم الشان پُرشوکت اعجاز ہے۔ کہ اس زمانے میں جب مسلمانوں کے بڑے بڑے علمبرداران قیادت بھی اسلام کے حسین اور درخشندہ مستقبل سے مایوس ہو چکے تھے۔ آپ قادیان کی گمنام بستی سے تن تنہا اٹھے اور آپ نے اسلام کے روشن مستقبل کو ظاہر کرتے ہوئے مسلمانوں کو دھڑلے سے پکارا ؎

"دوستو! اس یار نے دیں کی مصیبت دیکھ لی
آئیں گے اس باغ پر اب جلد لوٹ کے دن
اک بڑی مدت سے دیں کو کفر تھا کھاتا رہا
اب یقیں سمجھو کہ آئے کفر کو کھانے کے دن
دیں کی نصرت کے لئے اک آسماں پر شور ہے
اب گیا وقتِ خزاں آئے ہیں پھل لانے کے دن"

پھر فرمایا :۔

"باغ میں ملت کے ہے کوئی گل رعنا کھلا
آئی ہے بادِ صبا گلزار سے مستانہ وار
ایک زماں کے بعد پھر آئی ہے یہ ٹھنڈی ہوا
پھر خدا جانے کہ کب آویں یہ دن اور یہ بہار"

پھر یہی نہیں کہ آپ نے غیر معین الفاظ میں ہی یہ بشارت دی تھی کہ اب گلستانِ اسلام میں بہار اٹھکیلیاں کرے گی اور بادِ صبا اس میں مستانہ وار چلے گی بلکہ عین اس زمانے میں جب عیسائیت کا لشکر جرار انگریزی اقتدار کے زیر سایہ اسلامی ممالک میں دندناتا پھر رہا تھا آپ نے للکار کر یہ اعلان کیا کہ :۔

"میں نے رؤیا میں دیکھا ہے کہ میں شہر لنڈن میں ہوں اور انگریزی میں ایک نہایت مدلل بیان سے اسلام کی صداقت ظاہر کر رہا ہوں بعد اس کے میں نے بہت سے پرندے پکڑے جو چھوٹے چھوٹے درختوں پر بیٹھے ہوئے تھے اور ان کے رنگ سفید تھے۔ اور شاید تیتر کے موافق ان کا جسم ہوگا"

حضور اس کی تعبیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں :۔

"اگرچہ میں نہیں مگر میری تحریریں ان لوگوں میں پھیلیں گی اور بہت سے راستباز انگریز صداقت کا شکار ہو جائیں گے"

(ازالہ اوہام ص۵۱۶)

پھر اس سے بڑھ کر آپ نے یہ ایمان افروز اعلان فرمایا :۔ ؎

"آرہا ہے اس طرف احرار یورپ کا مزاج
نبض پھر چلنے لگی مُردوں کی ناگہ زندہ وار
کہتے ہیں تثلیث کو اب اہل دانش الوداع
پھر ہوئے ہیں چشمۂ توحید پر از جاں نثار"

اور پھر ایک اور جگہ فرمایا :۔ ؎

"طلوعِ شمس کا جو مغرب سے ہوگا ہم اس پر بہر حال ایمان لاتے ہیں لیکن اس کا جز یہ جو ایک رؤیا میں ظاہر کیا گیا ہے وہ یہ ہے کہ ممالک مغربی جو قدیم سے ظلمت کفر و ضلالت میں ہیں آفتاب صداقت سے منور کئے جائیں گے اور ان کو اسلام سے حصہ ملے گا"

(ازالہ اوہام ص۵۱۵)

حضرت مرزا غلام احمد المسیح الموعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی یہ عظیم الشان پُرشوکت انقلاب انگیز پیشگوئیاں ہیں جن کا پہلی بار آپ نے ۱۸۹۱ء میں اعلان فرمایا تھا اور یہ وہ وقت تھا۔

جب اسلام اور مسلمانوں کی بے کسی کو دیکھ کر عیسائی پادری یہ کہہ رہے تھے کہ اب وہ وقت نزدیک ہے جب عیسائیت ریگستان عرب کی خاموش فضاؤں کو چیرتی ہوئی مکہ و مدینہ کو اپنے چنگل میں لے لے گی۔

مشہور امریکن پادری مسٹر جان ہنری بیروز ۱۸۹۶ء میں ہندوستان کا دورہ کرتے ہوئے کہتا ہے :۔

"صلیب کی چمکار کی مدد سے آج یہ تحریک ایران اور لبنان کے پہاڑوں سے ٹکرا رہی ہے یہی نہیں بلکہ اس کی چمکار کی کرنیں باسفورس کی سطح پر بھی جلوہ فگن ہیں۔ یہ صورت حال اس مبارک دن کا پیش خیمہ ہے۔ کہ جب بالآخر قاہرہ۔ دمشق اور طہران خداوند یسوع مسیح کی غلامی میں داخل ہوں گے نہیں نہیں صلیب کی کرنیں ریگستان عرب کی خاموش فضاؤں کو چیرتی ہوئی وہاں اسلام کے مولد و مسکن میں بھی پہنچیں گی اور یسوع اپنے شاگردوں کی بستی میں مکہ اور مدینہ میں داخل ہوگا" (بیروز لیکچرز ص۴۲)

پھر لکھتا ہے "انیسویں صدی میں عیسائیت کو جو عروج حاصل ہوا ہے بہت عیسائیوں کی نگاہ میں تو وہ عیسائیت کی ان فتوحات کا ادنیٰ سا جھلک ہے جو اسے بیسویں صدی میں ملنے والی ہیں" (بیروز لیکچرز ص۴۲)

پس یہ وہ انتہائی خطرناک اور مایوس کن حالات تھے جب مرزا غلام احمد المسیح الموعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ عظیم الشان پُرشوکت پیشگوئی فرمائی تھی کہ عنقریب وہ وقت آنے والا ہے جب اسلام جو اس وقت عیسائیت کے نرغہ میں مبتلا ہے خود عیسائیت کو اپنے نرغہ میں لے لے گا نیز یورپ کے راستباز انگریز تثلیث کو الوداع کہہ کر ساغر بدست میخانۂ توحید کی طرف لپکیں گے اور ممالک مغربی جو قدیم سے ظلمت کفر و ضلالت میں ہیں آفتاب صداقت کی جلوہ سامانیوں سے جگمگا اٹھیں گے۔

غور فرمائیے! کہ ان حالات میں اور ان ایام میں جب تمام یورپین طاقتیں اسلام کو سرراہ مزاحم سمجھ کر مٹانے پر مصروف عمل تھیں۔ کون وہ انسان تھا جو پورے دبدبہ اور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلال سے یہ دعوے کرسکتا تھا۔ کہ عیسائیت اب مٹے گی اور اسلام سربلند ہوگا۔ پس یہ خدا تعالیٰ کا ہی فضل و کرم ہے کہ اس نے ایک عظیم فرزند رسول کی کائنات دل اس نور سے منور فرمائی اور پھر اس نے احمدی مجاہدوں کی سرتوڑ کوششوں اور جماعت کی پیہم دعاؤں اور بے مثال قربانیوں کی بدولت سرزمین یورپ میں وہ انقلاب پیدا کر دکھایا کہ اب ایک دنیا کو یہ نظر آرہا ہے۔ کہ یہ صدی پوری بھی نہ ہوگی کہ اسلام کا آفتابِ عالم تاب یورپ کو اپنی نورانی کرنوں سے مطلع انوار بنا چکا ہوگا۔

یورپ کا مشہور مستشرق آنجہانی برنارڈ شا یہ قمطراز ہے۔

"مجھے یقین ہے کہ اس صدی کے اختتام سے پہلے پہلے ساری دولت برطانیہ ایک قسم کا اصلاح شدہ اسلام قبول کرلے گی"

پھر لکھا ہے:۔

"یورپ محمد کے مذہب کا گرویدہ ہونا شروع ہوگیا ہے اور اگلی صدی میں یہ اس سے بھی بڑھ کر اپنے مسائل کے حل کے لئے آپ کے لائے ہوئے مذہب کی افادیت کو تسلیم کرے گا ...... اس وقت بھی میرے بہت سے ہم قوم یورپ کے دوسرے لوگ بھی اسلام کو قبول کرچکے ہیں اس لحاظ سے یہ کہا جاسکتا ہے کہ یورپ مسلمان ہونا شروع ہوچکا ہے"۔

آنجہانی برنارڈ شا کے اس بیان سے ظاہر ہے کہ ان کو یہ صاف اقرار ہے کہ یورپ اب مسلمان ہونا شروع ہوگیا ہے۔ اسلئے قرین قیاس ہے کہ عنقریب اسلام کو قبول کریگا

اب آئیے! ایک اور انگریز فلاسفر سرمیگ نون فلاسفر کے خیالات سے آپ کو آگاہ کریں۔ ڈاکٹر سر اقبال بیان کرتے ہیں کہ انھوں نے ان سے دریافت فرمایا کہ:۔

"مؤرخین کو اسلام سے جو تعصب و عناد ہے وہ وقت گزرنے کے ساتھ کم ہو رہا ہے اور اسلام کی صداقت و حقیقت ان پر آشکارا اور واضح ہوتی جاتی ہے اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟

فرانسیسی عالم نے جواب دیا کہ یہ بات درست ہے۔ کہ اب مغربی مؤرخین نسبتاً غیرجانبدارانہ نقطہ نگاہ سے اسلامی تحریک کا جائزہ لے رہے ہیں۔ مینگ نون نے یہ بھی کہا کہ اس میں کوئی شک و شبہ نہیں کہ یورپ پر مسلمانوں کے احسانات ہیں انہوں نے تہذیبی اعتبار سے یورپ کو بیدار کیا اور تعلیم و معاشرت کے بہت سے شعبوں میں مغرب کی ترقی کے لئے نئے نئے مواقع فراہم کئے"۔

(روزگار فقیر جلد دوم صفحہ ۱۳۶)

یہ بیانات اس حقیقت کا آئینہ ہیں۔ کہ حضرت مقدس مسیح نے جو بات آج سے چوراسی سال پہلے کہی تھی وہ آج پوری شان و شوکت سے پوری ہوتی نظر آرہی ہے۔

پھر اس کا ایک اور واضح ثبوت یہ ہے کہ اب بعض اسلامی ممالک میں سیرت کانگریس اور اسلامی مسیحی سیمینار کے اجلاسوں میں جو بعض مستشرقین یورپ اپنے خیالات کا اظہار کر رہے ہیں ان میں وہ کھلم کھلا اس امر کا اعتراف کرتے جارہے ہیں کہ اب یورپ اسلام کی طرف مائل ہو رہا ہے چنانچہ اس سلسلے کی ایک کڑی وہ جشن عالم اسلامی بھی ہے جو پچھلے دنوں تین ماہ کے لئے لندن میں منایا گیا۔ اس موقعہ پر برملا یہ اقرار کیا گیا تھا کہ اب یورپ میں اسلام کے خلاف پہلا سا بغض و تعصب نہیں رہا۔

چنانچہ یہ ایک حقیقت ہے کہ پچھلے دنوں فروری ۱۹۷۶ء میں طرابلس میں جو چہار روزہ اسلامی مسیحی سیمینار منعقد ہوا تھا اس کی رپورٹ سے بھی ظاہر ہوتا ہے کہ اب مسیحی دنیا کے دل میں اسلام کے خلاف پہلا سا بغض و کینہ نہیں رہا۔

جناب خلیل حامدی صاحب لکھتے ہیں

"۵ فروری ۱۹۷۶ء کے اجلاس میں کارڈینل پنیل نے ..... کہا مسیحیت کے نام پر ہم ان الفاظ پر اظہار معذرت کرتے ہیں اور مغفرت طلب کرتے ہیں جو رسول صلوٰۃ اللہ و سلامہ علیہ کی ذات پر کہے جاتے رہے ہیں"۔

"اس جملہ پر لیبیا کے نمائندے جناب حمید الز بیطی نے تبصرہ کرتے ہوئے کہا۔ میری نظر میں یہ جملہ تاریخ کے اندر پہلا اور بہت بڑا فیصلہ ہے۔ اور دونوں مذاہب کے مابین تاریخ کا ایک نیا باب کھول رہا ہے"۔

"ایک اخبار نویس کے جواب میں کارڈینیل نے کہا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کو تسلیم کرنا بے شک نہایت اہم مسئلہ ہے لیکن یہ موضوع الہیات سے تعلق رکھتا ہے اور گہرے مطالعہ کا متقاضی ہے۔ ہمارے سیکرٹریٹ کی طرف سے بڑے بڑے ماہرین الہیات کو چند ماہ پیشتر یہ ذمہ داری سونپی گئی ہے کہ وہ اس مسئلہ کا مطالعہ کریں۔ ہمیں امید ہے کہ اس مطالعہ کے نتیجہ میں جلد ہی ہمیں وہ حل دستیاب ہو جائے گا جو ہمارے ضمیر کو بھی مطمئن کرے گا اور ہمارے مسلمان بھائیوں کو بھی"۔

بڑی خوشکن بات ہے کہ لبنان کے لارڈ بشپ گریگوار حداد نے تو اختتامی اجلاس میں عیسائیوں کو خود ہی یہ دعوت پیش کر دی تھی کہ

"سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت تسلیم کر لی جائے اس موقعہ پر گریگوار نے یہ الفاظ بطور تجویز دہرائے ترجمہ ہم گواہی دیتے ہیں کہ محمد اللہ کے رسول اور تمام انسانیت کے لئے اللہ کے نبی ہیں"۔

(نوائے وقت ۱۵ اپریل ۱۹۷۶ء)

پس صاف ثابت ہے کہ خدا کے مامور و مرسل حضرت مرزا غلام احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آج سے چوراسی سال قبل جو یہ فرمایا تھا

آرہا ہے اس طرف احرار یورپ کا مزاج
نبض پھر چلنے لگی مُردوں کی ناگہ زندہ وار

وہ عظیم الشان پیشگوئی اب دن بدن پوری جگمگاہٹ اور شان و شوکت سے اپنی صداقت کا جلوہ دکھا رہی ہے۔ اس لئے ہم جو اپنے تئیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت میں شمار کرتے ہیں۔ ہمارا یہ فرض ہے کہ غلبہ اسلام کے لئے وہ عظیم الشان عالمگیر تحریک جو "جشن صد سالہ سکیم" کے نام سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جاری فرمائی ہے۔ اس میں دل و جان سے شامل ہونے کے ساتھ زیادہ سے زیادہ قربانیاں پیش کریں تاکہ یہ

"آرہا ہے اس طرف احرار یورپ کا مزاج"

کی پیشگوئی پوری تابانی سے معرض ظہور میں آئے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق بخشے۔ آمین ثم آمین۔

درخواست دعا

مکرم پراچہ عبد القیوم صاحب پر اچانک دل کا شدید حملہ ہوا ہے احباب جماعت سے ان کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے (محمد اسمٰعیل [illegible] محلہ دار الیمن ربوہ)

۲۔ خاکسار کا بیٹا عزیز منصور احمد ظفر ابوظہبی میں بیمار ہے۔ اعصاب میں شدید کھچاؤ پایا جاتا ہے۔ احباب سے اس کی کامل و عاجل صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

میاں خان پنشنر احمد نگر ضلع جھنگ

جن مجالس کے قائدین نے ابھی تک بجٹ خدام یا اطفال تشخیص کرکے نہیں بھجوائے وہ جلد مرکز کو منظوری کے لئے بھجوائیں۔

مہتمم مال
مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

اطفال الاحمدیہ کے سالانہ مرکزی امتحانات

قائدین مجالس و ناظمین امر بیان اطفال مطلع رہیں کہ امسال اطفال کے سالانہ مرکزی امتحانات ۲۷ و ۲۸ مئی بروز جمعۃ المبارک اور اتوار کو منعقد ہوں گے (انشاء اللہ العزیز) تمام اطفال کو اس کے مطابق امتحان کی پوری طرح تیاری کروائی جائے۔

سیکرٹری تعلیم
اطفال الاحمدیہ مرکزیہ

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی ہے اور تزکیہ نفس کرتی ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ:-

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

مسل نمبر ۲۲۹۵۴

میں صالحہ بشیر بیوہ بشیر احمد صاحب وڑائچ پیشہ خانہ داری عمر ۲۳ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵/۱۲/۷۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ زیور طلائی وزنی ۱/۲ ۱ تولہ قیمتی -/۹۰۰ روپے
۲۔ حق مہر جو وصول نہیں ہوا -/۱۰۰۰ روپے
۳۔ سلائی مشین ایک عدد مالیتی -/۵۰۰ روپے
۴۔ گھڑی کلائی قیمتی -/۸۰ روپے۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ صالحہ بشیر بیوہ بشیر احمد صاحب مکان ۵۴ دار الرحمت غربی ربوہ۔

گواہ شد۔ چوہدری سلطان احمد وصیت ۶۳۲۷ دار الرحمت غربی ربوہ۔

گواہ شد۔ محمد اشرف ناصر شاہد مربی سلسلہ ربوہ۔

مسل نمبر ۲۲۹۵۵

میں غلام احمد ولد محمد بخش صاحب مرحوم قوم گجر پیشہ طالب علم عمر ۱۸ سال بیعت ۱۹۶۴ء ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۱/۷۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ زرعی اراضی ۲ کنال ساکن گوندکے ضلع سیالکوٹ مالیتی -/۵۰۰۰ روپے (اس زمین پر میرے بھائی جو غیر از جماعت ہیں قابض ہیں)
۲۔ نقد مبلغ -/۸۰۰ روپے۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۱۵ روپے ماہوار آمد بصورت وظیفہ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد۔ غلام احمد دار الضیافت ربوہ۔

گواہ شد۔ ناصر احمد ولد چراغ دین صاحب دار الصدر شرقی ربوہ۔

گواہ شد۔ محمد دین ولد حسین بخش صاحب مرحوم دار الصدر شرقی ربوہ۔

مسل نمبر ۲۲۹۵۶

میں آصفہ چوہدری بنت چوہدری منظور احمد شہید صاحب قوم ڈھلوں جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۱/۲ ۲۴ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۱/۷۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ گھڑی کلائی ایک عدد مالیتی -/۱۵۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۲۵ روپے ماہوار آمد بصورت جیب خرچ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ آصفہ چوہدری بنت چوہدری منظور احمد شہید صاحب باب الابواب ربوہ۔

گواہ شد۔ ضیاء الدین حمید وصیت ۷۰۷۱ ربوہ۔

گواہ شد۔ انوار احمد انوار وصیت ۲۲۲۷۱ ربوہ۔

مسل نمبر ۲۲۹۵۷

میں امینہ بی بی بیوہ ڈاکٹر احمد الدین صاحب مرحوم قوم اعوان پیشہ خانہ داری عمر ۶۰ سال بیعت ۱۹۱۴ء ساکن علی پور چٹھہ ضلع گوجرانوالہ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۱۱/۷۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ زیور طلائی وزنی ۱۱ ماشہ مالیتی -/۵۲۵ روپے
۲۔ نقد مبلغ -/۳۵۰۰ روپے (حق مہر وصول کر کے خرچ کر چکی ہوں)

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۷۵ روپے ماہوار آمد بصورت جیب خرچ از بیٹے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ امینہ بی بی بیوہ ڈاکٹر احمد الدین صاحب مرحوم معرفت ڈاکٹر محمد اسلم صاحب۔ علی پور چٹھہ ضلع گوجرانوالہ

گواہ شد۔ پیر محمد اختر سیکرٹری مال جماعت احمدیہ علی پور چٹھہ۔

گواہ شد۔ ڈاکٹر محمد اسلم (پسر موصیہ) علی پور چٹھہ۔

الفضل میں اشتہار دیکر اپنے کاروبار اور تجارت کو فروغ دیجئے۔

دعائے مغفرت

مکرم ملک رحمت خان صاحب ۳ فروری کو نماز فجر سے قبل بعمر قریباً ۸۵ سال فوت ہو گئے إنا لله وإنا إليه راجعون۔ مرحوم بہت مخلص، نڈر اور تبلیغ کا جوش رکھنے والے بزرگ تھے۔ نماز روزہ کے پابند۔ باوجود پیرانہ سالی کے اِدھر اُدھر پھر کر تبلیغ کرتے رہتے تھے۔ طویل عرصہ سے دمہ کی بیماری میں مبتلا تھے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنے قرب میں بلند مقام عطا فرمائے اور ان کی بیوہ کا خود حافظ و ناصر اور کفیل ہو۔ آمین

(محمد بدر الدین احمدی صدر جماعت احمدیہ کیرانوالہ براستہ لالہ موسیٰ ضلع گجرات)

درخواست ہائے دعا

۱۔ مکرم شفیق احمد صاحب تھرمل پاور اسٹیشن حیدرآباد سے لکھتے ہیں کہ ان پر لمبے عرصہ سے ایک مقدمہ چل رہا ہے جس کی وجہ سے ذہنی پریشانی ہے۔ مقدمہ سے باعزت بریت اور پریشانی کے دور ہونے کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

۲۔ مکرم محمد الیاس صاحب فضل عمر ہسپتال ربوہ کا چھوٹا لڑکا عزیز عبد السلام کافی دن بعارضہ خسرہ، نمونیہ اور پھر بخار بیمار رہا ہے۔ اب گو بخار اتر گیا ہے مگر طبیعت میں بہت بے چینی ہے۔

۳۔ مکرم شیخ سبحان علی صاحب چنیوٹ لکھتے ہیں کہ شیخ عثمان علی صاحب معدہ کے نقص کی وجہ سے چھ ماہ سے بیمار چلے آرہے ہیں علاج معالجہ سے ابھی کوئی فائدہ نہیں ہوا۔

۴۔ مکرم محمد یوسف صاحب ناصر کارکن تحریک جدید کی نسبتی ہمشیرہ مجیدہ بیگم بنت چوہدری ہدایت علی صاحب نمبردار ڈگری گھمناں ضلع سیالکوٹ عرصہ سے بیمار چلی آرہی ہے اب بیماری شدت اختیار کر گئی ہے۔

احباب سب مریضوں کی کامل و عاجل شفا کے لئے دعا فرمائیں۔

حیوانات

آپ کی دولت ہیں۔ مہلک بیماریوں سے بچاؤ اور فوری علاج کیلئے جانوروں کی ابتدائی ۲۱ اکسیروں کا رسالہ ۲۰ پیسے کے ڈاک ٹکٹ بھجوا کر حاصل کریں۔

کیور ہومیو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ (ڈاکٹر راجہ ہومیو)

گولبازار ربوہ۔ فون ۶۰۶

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

وعدہ کنندگان کے لئے یہ لازمی چندہ ہے

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ جو غلبۂ اسلام کی مہم کو کامیابی کے ساتھ چلانے کے لئے قائم کیا گیا تھا۔ یہ ایک طوعی چندہ تھا جس میں اسلام کا درد رکھنے والے مخلصین نے پورے جوش اور ولولہ اور دلی تڑپ کے ماتحت وعدے لکھوائے تھے۔ جب آپ نے اس تحریک میں وعدہ لکھوا دیا تو یہی چندہ آپ کے لئے لازمی چندہ بن گیا۔ اب ہر وعدہ کنندہ کا یہ فرض ہے کہ وہ اس کی ادائیگی پورے اہتمام کے ساتھ مرحلہ وار وقت کے اندر کرتے چلے جائیں تاکہ اُن کے ذمّے بقایا نہ ہونے پائے۔ تیسرا مرحلہ فروری ۱۹۷۷ء میں ختم ہو رہا ہے اس لئے آپ جائزہ لیں کہ آپ صحیح ادائیگی کر رہے ہیں یا نہیں۔ جزاکم اللہ خیراً۔

(سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

احباب محتاط رہیں

ایک شخص کے متعلق نظارت ہذا اس سے قبل کئی مرتبہ اعلان کر چکی ہے کہ وہ اپنا نام بدل بدل کر مختلف جماعتوں میں ٹھگی کی واردات کرتا رہتا ہے۔ آج تک اس نے اپنے جو نام تبدیل کئے ہیں وہ حسب ذیل ہیں:۔

رانا محمد اکبر۔ رانا محمد علی۔ چوہدری محمد افضل۔ چوہدری مقبول احمد۔ چوہدری عبداللطیف چوہدری محمد یونس۔ چوہدری آفتاب احمد وغیرہ وغیرہ۔

مختلف لوگوں کے پاس جا کر لڑکے کے لئے رشتے کی خواہش کا اظہار کرتا ہے۔ جس کا ڈاکٹر ہونا بتاتا ہے جیسے کبھی سعودی عرب، کبھی حیدر آباد میڈیکل کالج یا کسی اور کالج یا دوسری جگہ ملازم بتاتا ہے۔ ایک نوجوان کا فوٹو بھی دکھاتا ہے۔ اس کو اپنا لڑکا ظاہر کرتا ہے حالانکہ اس کا لڑکا نہیں۔ مختلف بہانوں سے روپیہ بھی لیتا ہے۔ جماعت کے بزرگوں کے نام جانتا ہے اور جماعتی خدمات کا اظہار کر کے لوگوں پر اعتماد جماتا ہے۔ اپنے آپ کو سندھ کا بہت بڑا زمیندار بھی ظاہر کرتا ہے۔ اپنی رہائش لطیف آباد حیدر آباد بتاتا ہے۔ مختلف اضلاع میں اپنی زرعی زمین ظاہر کرتا ہے۔ پہلے کئی اضلاع میں واردات کر چکا ہے آجکل ضلع سیالکوٹ میں چکر لگا رہا ہے۔

مذکور کا اصل نام کالے خان ولد رانجھے خان ہے اور چک ۹۰/۱۱ اسٹیشن دادستیانہ ضلع ساہیوال کا رہنے والا ہے۔ اس کا حلیہ حسب ذیل ہے:۔

بھاری جسم۔ سانولا رنگ۔ سفید ریش۔ شلوار، قمیص اور ٹوپی پہنتا ہے۔ کبھی پگڑی بھی باندھتا ہے۔ عمر قریباً باسٹھ سال ہے۔

احباب اس سے محتاط رہیں۔ (ناظر امور عامہ)

درخواست دعا

میری بیٹی عزیزہ امۃ الشکور یحییٰ جو کچھ عرصہ پہلے بھی بیمار رہتی تھی اب دوبارہ پھر شدید بیمار ہو گئی ہے۔ اسے میاں محمد ٹرسٹ ہسپتال لائلپور میں بغرض علاج داخل کیا گیا ہے۔ سب احمدی بہن بھائیوں سے درخواست ہے کہ وہ دردِ دل سے میری بچی کی صحت یابی کے لئے دعا کریں۔

(امۃ الرشید یحییٰ بنت محمد یامین صاحب تاجر کتب مرحوم)

اکنافِ عالم میں اشاعتِ اسلام کے لئے مخلصانہ پیشکش

معاونین خصوصی (کم از کم ایک ہزار روپیہ دینے والے) جنہوں نے امسال تحریک جدید کے مالی جہاد میں اپنے محبوب امام ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں مالی قربانیاں پیش کی ہیں ان کی تازہ فہرست بغرض دعا شائع کی جاتی ہے:۔

۱۔ مکرم چوہدری فضل احمد صاحب چک 52/P رحیم یار خان	۱۰۰۰/-
۲۔ " چوہدری حفیظ احمد صاحب 92/12-L ضلع ساہیوال	۱۰۰۰/-
۳۔ " ٹھیکیدار سراج دین صاحب پسرور ضلع سیالکوٹ	۱۰۰۰/-
۴۔ " منشی سلطان احمد صاحب منڈیکی گورایہ "	۱۵۰۰/-
۵۔ " چوہدری غلام رسول صاحب آف ربوکے "	۱۰۰۰/-

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

یک روزہ تربیتی کلاس

مجلس خدام الاحمدیہ گوجرانوالہ شہر و ضلع کے زیرِ اہتمام ۱۸ر فروری جمعہ کو مسجد احمدیہ گوجرانوالہ میں ایک روزہ تربیتی کلاس صبح ۹ بجے سے ۵ بجے شام تک ہوگی۔ اس میں محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد۔ محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب۔ مکرم مولوی غلام باری صاحب سیف اور محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب تربیتی تقاریر فرمائیں گے۔ ضلع گوجرانوالہ کے تمام قائدین سے گزارش ہے کہ وہ اپنی مجالس کے زیادہ سے زیادہ خدام کو اجلاس میں شریک کریں۔

(ناظم تربیتی کلاس شہر و ضلع گوجرانوالہ)

اطفال الاحمدیہ کے سالانہ مرکزی امتحانات

قائدین مجالس، ناظمین، مربیان اطفال مطلع رہیں کہ امسال اطفال کے سالانہ مرکزی امتحانات ۲۷، ۲۹ر مئی بروز جمعہ۔ اتوار منعقد ہوں گے انشاء اللہ العزیز۔ تمام اطفال کو کورس کے مطابق پوری طرح امتحان کی تیاری کروائی جائے۔

(مہتمم اطفال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

ضروری تصحیح

ناصرات الاحمدیہ کا نصاب جو فروری ۱۹۷۷ء کے مصباح میں چھپا ہے اس میں کامیابی کی راہیں حصہ سوم غلطی سے لکھا گیا ہے۔ معیار سوم کے لئے "کامیابی کی راہیں" حصہ اوّل مقرر کی گئی ہے۔ ناصرات مطلع رہیں۔

(سیکرٹری ناصرات الاحمدیہ مرکزیہ)

موٹر ڈرائیور کی ضرورت

ربوہ میں ملازمت کے خواہشمند موٹر ڈرائیور کی ضرورت ہے۔ خواہشمند احباب اپنی درخواستیں امراء یا صدر صاحبان کی تصدیق کے ساتھ مندرجہ ذیل پتہ پر ارسال فرمائیں۔

م معرفت مینیجر اخبار الفضل ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴